١١٠٨٧
٣٩/٦/٩

From: Hammad Zubair [mailto:hammad.zubair@udld.biz]
Sent: Wednesday, February 14, 2018 3:16 AM
To: re-fatwa@darululoomkarachi.edu.pk
Cc: 'Sheikh Talha ur rehman' <talha.rehman@udld.biz>

١

معزز مفتی کرام کے فتاوے میں نے پڑھے ہیں "میزان بینک کار اجارہ" کے حوالے سے، مگر میں مزید تصدیق کرنا چاہتا ہوں کہ

کیا یہ "کار لون" میزان بینک سے لینا حلال ہے یا حرام ہے۔

اور یہ کہ میں یہ "کار لون" کاروباری مقاصد کیلئے لینا چاہتا ہے، جس میں اگر مجھے یہ صورت پیش آئے کہ میں کسی مہینے کی رقم وقت پہ ادا نہ کرسکا تو کیا جو اس پر کچھ فیصد رقم کا اضافہ ہو جاتا ہے تو کیا وہ جائز ہوگا؟

دارالافتاء

(جواب منسلک ہے)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداو مصلیا

ہماری معلومات کے مطابق میزان بینک فی الحال مستند علماء کرام کی زیر نگرانی شرعی اصولوں کے مطابق اپنے معاملات انجام دے رہا ہے۔ اس لئے بحالات موجودہ اس سے (کار لون) اجارہ کی بنیاد پر گاڑی لینا جائز ہے۔ اور کسی مہینے رقم وقت پر ادانہ کرسکنے کی صورت میں اس رقم پر جو اضافہ ہوتا ہے وہ جرمانہ یا سود نہیں ہوتا بلکہ التزام تصدق کی بنیاد پر آپ کی طرف سے صدقہ ہوتا ہے (یہ بات ایگریمنٹ میں طے ہوتی ہے) جو کہ بینک کے پاس امانت ہوتا ہے اور بینک اس رقم کو آپ کی طرف سے خیراتی کاموں میں خرچ کرتا ہے، اس لئے یہ اضافہ جائز ہے۔

تاہم چونکہ حالات بدلتے رہتے ہیں اس لئے میزان بینک کے معاملات کے متعلق سال میں کم از کم دو مرتبہ بینک کے شرعی مشیر جو مستند عالم دین ہوں ان سے معلومات حاصل کرتے رہیں، اگر وہ عالم بینک کے معاملات سے مطمئن ہوں اور آپ کو بھی اس عالم دین کے علم و تقوی پر اعتماد ہو تو بینک سے اپنا معاملہ جاری رکھا جائے ورنہ ختم کر دیا جائے۔

واللہ سبحانہ اعلم

محمد اویس

محمد اویس سیالکوٹی کان اللہ لہ

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

۱۲/ شعبان المعظم / ۱۴۳۹ ہجری

۲۹/ اپریل/ ۲۰۱۸ء

الجواب صحیح

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

۱۳/ شعبان المعظم / ۱۴۳۹ ہجری

۳۰/ اپریل/ ۲۰۱۸ء

[مہر: مفتی ... دار العلوم کراچی]

الجواب صحیح

۱۴/ ۸/ ۱۴۳۹ھ

الجواب صحیح

محمد یعقوب عفا اللہ عنہ

۱۳/ ۸/ ۱۴۳۹ھ

[مہر: دار الافتاء، جامعہ دار العلوم کراچی]